Presented By: https://jafrilibrary.com

حکمت علوی

دروس نہج البلاغہ

کلمات قصار(26 سے 50 تک)

مدافع مقام امامت و ولایت،
فقیہ اهلبیت عصمت و طہارت شیخ الفقهاء و المجتهدین
حضرت آیت اللہ العظمی فی العالمین الحاج شیخ

حسین وحید خراسانی حفظہ اللہ

مدرس :
حجۃ الاسلام مولانا مهدی حسن بهشتی
صاحب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس نہج البلاغہ (حکمت 26) تیئسواں درس

قال علی علیہ السلام

۔مااضمراحدشیئاالاظھرفی فلتات لسانہ وصفحات وجھہ

ترجمہ۔جوشخص کسی بات کودل میں چھپاناچاہتاہےوہ اچانک اس کی زبان سے نکل جاتی ہے اوراس کے چہرے سے نمایاں وظاہر ہوجاتی ہے

تشریح۔مولی الموحدین ۔امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں ایک سائیکلوجی نفسیاتی (Psychology) مسئلہ کی جانب لوگوں کومتوجہ فرمایاہے کہ انسان جب کسی بات کودل میں دوسروں سے چھپاتاہے توکبھی نہ کبھی وہ بات اچانک عقل کی غفلت سےاس کی زبان پرجاری ہوجاتی ہے یاوہ بات اس کے چہرے سے نمایاں وظاہرہوجاتی ہے کیونکہ چہرہ قلبی کیفیت کاغماز ہوتاہے

آج ماہرین نفسیات انھیں دونوں چیزوں سے مجرم کابھی پتہ لگالیتے ہیں کیونکہ یہ اس کی گفتگو کوبغور سنتے ہیں تووہ غفلت میں کہیں نہ کہیں دل کی بات زبان پرجاری کردیتاہے یااگر وہ متوجہ رہتاہے قلبی کیفیت کی طرف تواس کے چہرے کی کیفیت کچھ یوں تبدیل ہوجاتی ہے کہ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ مجرم ہے لہذاوہ اس کے دل کی بات کااقرارکرواہی لیتے ہیں

بہرحال حضرت علی علیہ السلام نےچودہ سوسال قبل اپنے اس قول سے لوگوں کو اس نفسیاتی اورسائیکلوجی مسئلہ کی طرف متوجہ فرمادیاتھا

اورنہ صرف مولاعلی علیہ السلام نےبلکہ قرآن حکیم نے بھی اس تھیوری (theory) کو بیان کیا ہے

چنانچہ منافقوں کے سلسلہ میں سورہ محمدمیں پروردگار فرمارہاہے

ام حسب الذین فی قلوبھم مرض ان لن یخرج اللہ اضغانھم ولونشاء لاریناکھم فلعرفتھم بسیماھم ولتعرفنھم فی لحن القول۔

کیاوہ لوگ جن کےدلوں میں بیماری ہےیہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ کبھی ان کینوں کوظاہرنہیں کرے گااگرہم چاہیں تووہ لوگ آپ کودکھادیں اورآپ انھیں علامتوں سے پہچان لیں اورآپ انھیں ان کے اندازگفتگوسےتوضرورپہچان لیں گے

(سورہ محمد آیت30.29)

ان دوآیہ کریمہ سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ منافق کی شناخت کےدوراستے ہیں

1_ وہ خصوصیت اورعلامت جوان کےچہرہ پر نمایاں ہوتی ہےجو قلبی کیفیت کی غمازہوتی ہے۔۔

2- وہ گفتگو میں کہیں نہ کہیں غفلت کی بناپردل کی بات کاانکشاف کرہی دیتے ہیں۔۔

ایک مقام پر قرآن مجید میں اصحاب رسول کی باطنی اورقلبی کیفیت کومعلوم کرنے کےلئے چہرہ کی نورانیت کوملاک قرار دیاہے

یعنی ان کے چہرے سے قلبی کیفیت کاعلم ہوتاہے جیساکہ ارشاد پروردگار ہورہاہے

سیماھم فی وجوھھم من اثرالسجود ان کی شناخت انکے چہرے پرسجدوں کےنشان سے نمایاں ہیں۔

یعنی سجدوں کےسبب انکےچہروں پر گھٹےاور گھٹے نہ ہونے کی صورت میں چہروں کی نورانیت ان کے باطنی کیفیت کوکشف کرتےہیں کہ انکارابطہ اللہ سے بہت ہی مستحکم ومضبوط ہے۔

خلاصہ مطلب ۔دل کی کیفیت دوطرح سے معلوم ہوتی ہے

دل کی بات اچانک زبان پرجاری ہونے سے

چہرے کی کیفیت سےجوکہ قلبی کیفیت کاپتہ دیتاہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 27)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۲۷)

قال علی علیہ السلام۔ امش بدائک ما مشی بک۔

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے مرض کے ساتھ چلتے رہو جب تک وہ تمہارے ساتھ چلے

تشریح۔ امام علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں ایک طبی مسئلہ کی طرف ہمیں متوجہ فرمایا ہے کہ جب تک ممکن ہے اپنے مرض کے ساتھ چلتے رہو بہت جلدی معالجہ کی طرف نہ جاؤ کیونکہ انسان کے جسم میں جو قوت دافعہ ہوتی ہے اس سے مختصر سی بیماری کا دفیعہ ہو جاتا ہے اور اس سے اسکی قوت بدنی میں اضافہ بھی ہوتا ہے برخلاف اگر فورا معالجہ کرے تو جسم دوا سے جہاں بہبودی پاتا ہے وہیں اثر جانبی بھی (سائٹ افیکٹ) ہوتا ہے اور جسم میں کمزوری بھی بڑھ جاتی ہے ہاں اگر مرض بڑھ جائے تو پھر معالجہ کرو تاکہ مرض میں مزید اضافہ نہ ہو اس مطلب کی طرف امام نے دوسرے مقامات پر بھی متوجہ فرمایا ہے۔ **ولا تضطجع ما استطعت مع العلة** آرام نہ کرو جب تک بیماری کے ساتھ چلنا پھرنا ممکن ہو اور یہ بھی فرمایا ہے **لا یتداوی المسلم حتی یغلب مرضه صحته** (خصال صدوق) مسلمان علاج نہ کرے جت تک کہ اس کا مرض اس کی صحت پر غالب نہ آجائے۔ تتمہ کلام میں (طرد اللباب) یہ بھی عرض کروں کہ اگر انسان اصول صحت کو ملحوظ خاطر رکھے تو وہ بآسانی بیمار نہیں ہو سکتا چنانچہ ہم یہاں پر ایک اصل کو بیان کرتے ہیں۔ حدیث مبارک میں ذکر ہوا ہے ایاک **والبطنة فانها مفسدة للبدن و مورثة للسقم و مكسلة عن العبادة** پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ چیز بدن کو خراب کر دیتی ہے اور بیماری پیدا کرتی ہے اور عبادت سے سست بنا دیتی ہے۔ پس انسان اگر شکم کو محفوظ کر لے تو وہ متعدد بیماریوں سے بچ سکتا ہے اسی طرح اور بھی اصل بیان ہوئے ہیں لیکن یہاں پر سب کو بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے گفتگو کو ہم یہیں تمام کرتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

1. Bihar-ul-Anwar Ver 78 P. 202 2. Safeena Al-Bihar Ver 2

۱۔ بحار الانوار۔ جلد ۷۸۔ ص ۲۰۲ ۔ ۲۔ سفینۃ البحار۔ جلد ۲

HUJJATUL ISLAM MAULANA MEHDI HASAN
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

RAAH-E-NAJAAT FOUNDATION
راہِ نجات فاؤنڈیشن
www.facebook.com/Raah.e.najaat110
www.instagram.com/raah.e.najaat/
www.youtube.com/channel/UCJrmBCA3CQOOhrdY6mJ7c6w?sub_confirmation=1

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 28) — حضرت امام علی علیہ السلام — درس نہج البلاغہ (حکمت ۲۸)

قال علی علیہ السلام ۔ افضل الزھد اخفاء الزھد

ترجمہ : بہترین زہد۔ زہد کا مخفی رکھنا ہے

تشریح : اس حکمت مبارکہ میں حضرت علی علیہ السلام نے مخفی زہد کو بہترین زہد قرار دیا ہے شاید وجہ یہ ہو کہ اس میں ریا اور دکھاوے کا امکان نہیں پایا جاتا برخلاف ظاہر اور آشکار زہد کے ۔اب آیئے زہد کی تعریف کو بیان کرتے ہیں تا کہ اس کا مفہوم ہر ایک کے لئے واضح وروشن ہو جائے۔ ہم اس سلسلہ میں امیر المومنین نے زہد کی جو تعریف اسی نہج البلاغہ میں فرمائی ہے اسے بیان کرتے ہیں جو کہ انتہائی جامع ومانع تعریف ہے۔ **الزھد کلہ بین کلمتین من القرآن ۔ قال اللہ سبحانہ ۔ لکیلا تاسوا علی مافاتکم ولا تفرحوا بما آتاکم ۔ ومن لم یاس علی الماضی ولم یفرح بالآتی فقد اخذ الزھد بطرفیہ ۔** مکمل زہد قرآن میں دو کلموں میں بیان ہوا ہے۔ خداوند عالم نے فرمایا۔ تا کہ جو چیز تم سے کھو جائے اس پر افسوس نہ کرو اور جو کچھ رب تمہیں دے دے اس پر اتراؤ نہیں۔ پس جس نے ماضی پر افسوس نہیں کیا اور ملنے والی چیز پر اظہار سرور نہیں کیا گویا اس نے دونوں طرف سے زہد حاصل کر لیا ہے یاد رہے کہ اللہ و رسولؐ کے یہاں بھی اسی زہد کو اہمیت ہے جو قلب ودل میں مخفی و پوشیدہ ہو جیسا کہ مشہور شارح نہج البلاغہ علامہ ابن میثم بحرانی رسول اکرم کا قول نقل کرتے ہیں کہ **ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم۔** اللہ نہ تمہارے چہرے کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے اعمال کو بلکہ وہ تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ ظاہر کو نہیں بلکہ باطن کو دیکھتا ہے اسی لئے زہد قلبی و مخفی کو اہمیت ہے یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ ظاہری و آشکار زہد میں جہاں امکان ریا ہے وہیں اور بہت سے نقصانات بھی پائے جاتے ہیں چنانچہ دنیا پرست افراد زہد کا تظاہر کر کے لوگوں کو اپنی طرف جذب کر کے نیا مذہب ایجاد کر دیتے ہیں جیسا کہ زمانہ گزشتہ میں ایسا ہوا بھی ہے جسے تاریخ نے لکھا ہے اور ہو بھی رہا ہے اسی لئے مخفی زہد کو امام نے افضل زہد قرار دیا ہے۔ آخر کلام میں یہ بھی عرض کر دوں کہ زہد کو مراحل سیر وسلوک میں سے ایک مرحلہ قرار دیا گیا ہے۔ جو انسان سیر الی اللہ کرنا چاہتا ہے اسے زہد کے مرحلہ سے گزرنا ہو گا۔ زہد مقولہ تشکیک میں سے ہے یعنی ہر ایک کا زہد برابر نہیں ہے بلکہ متفاوت ہے اسی لئے احیاء العلوم میں غزالی نے زہد کے مدارج کو بیان کیا ہے لیکن یہاں پر اختصار کے پیش نظر ہم ذکر نہیں کر رہے ہیں آپ مذکورہ کتاب میں رجوع کر سکتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

1. Nahjul Balagha Wisdom 439 2. Mesum Behrani (Sharah)

۱۔ نہج البلاغہ۔ حکمت ۴۳۹ ۔ ۲۔ شرح نہج البلاغہ۔ ابن میثم بحرانی

HUJJATUL ISLAM MAULANA MEHDI HASAN
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 29)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۲۹)

قال علی علیہ السلام ۔ اذا کنت فی ادبار والموت فی اقبال فما اسرع الملتقی

ترجمہ : جب تم اپنی زندگی کو پس پشت ڈال رہے ہو اور موت تمہاری طرف بڑھ رہی ہے تو تمہاری اور موت کی ملاقات کتنی جلدی ہوگی۔

تشریح : اس کلام مبارک میں امام نے اس بات کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ تم اپنی زندگی کے جو ایام گزار رہے ہو وہ تمہاری زندگی سے کم ہو رہے ہیں اور تم موت کی طرف بڑھ رہے ہو اور دوسری طرف موت تمہاری طرف آ رہی ہے تو بہت جلدی تم اور موت ایک دوسرے سے مل جاؤ گے نہ صرف یہ ایام تمہیں موت کی جانب لے جا رہے ہیں بلکہ تمہاری ہر سانس تمہیں موت کی جانب بڑھا رہی ہے چنانچہ نہج البلاغہ ہی میں امام علی علیہ السلام کا یہ قول مبارک موجود ہے ۔نفس المرء خطاہ الی اجلہ ۔انسان کی ہر سانس اسے موت کی طرف ایک قدم آگے بڑھا رہی ہے. (نہج البلاغہ۔حکمت 71) اور موت بھی اس کی طرف بڑھ رہی ہے ایک دن دونوں ایک دوسرے سے ہمکنار ہو جائیں گے دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو یہ انکار کرے کہ موت ہمیں نہیں آئے گی یہاں تک کہ سوفسطائی (جو ہر چیز کی حقیقت کا انکار کرتے تھے) بھی اس کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں لہذا موت سے فرار ممکن ہی نہیں ہے اور وہ ضرور آئے گی اسے پروردگار عالم نے قرآن مجید میں صاف لفظوں میں فرما دیا ہے

قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم ثم تردون الی عالم الغیب فینبئکم بما کنتم تعملون۔

(اے رسولؐ) کہہ دو وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تم سے ملنے والی ہے پھر تم اس کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے جو غیب اور شہود کا جاننے والا ہے پھر وہ بتائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ (سورہ جمعہ آیت 8) المختصر انسان کو موت ضرور آئے گی وہ زندگی کو پس پشت ڈال رہا ہے اور موت اس کی طرف بڑھ رہی ہے اور یہ کبھی طبعی طور پر کبھی زلزلہ کبھی سیلاب کبھی۔۔۔کے ذریعہ تمہیں آئے گی لہذا ہر وقت اس کے لئے آمادہ رہنا چاہیئے اور زاد آخرت اعمال صالحہ کی صورت میں آمادہ کرنا چاہیئے تاکہ برزخ و آخرت کی زندگی میں کوئی دشواری نہ ہو.

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

1. Nahjul Balagha Wisdom 71 2. Sureh Jumah Ayat - 8

۱۔ نہج البلاغہ۔حکمت ۷۱ ۔ ۲۔ قرآن کریم۔سورہ جمعہ آیت ۸

HUJJATUL ISLAM MAULANA MEHDI HASAN
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

RAAH-E-NAJAAT FOUNDATION

راہِ نجات فاؤنڈیشن

www.facebook.com/Raah.e.najaat110 www.instagram.com/raah.e.najaat/ www.youtube.com/channel/UCJrmBCA3CQOOhrdY6mJ7c6w?sub_confirmation=1

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال علی علیہ السلام ۔ الحذر الحذر فواللہ لقد ستر حتی کانہ قد غفر

ترجمہ: ڈرو ۔ ڈرو قسم بخدا اس (اللہ) نے تمہاری پردہ پوشی کی ہے کہ گویا تمہیں بخش دیا ہے۔

تشریح: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں اللہ کی معصیت سے ڈرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور دو مرتبہ تاکید سے فرمایا الحذر الحذر اللہ کی معصیت سے ڈرو اللہ کی معصیت سے ڈرو۔ اللہ نے اس طرح ہمارے عیوب پر پردے ڈال رکھے ہیں کہ ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم معاف کر دیئے گئے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے کہ اس نے ہمیں معاف کر دیا ہے بلکہ اللہ کی ایک صفت ہے حلیم جسکا معنی یہ ہے کہ وہ انتقام میں عجلت نہیں کرتا شاید اس کا راز یہ ہے کہ بندہ توبہ کر لے اور یوں نہ تو اس کا عیب فاش ہو اور نہ ہی اسے سزا ملے یہ اس کا لطف وکرم ہے ورنہ وہ چاہے تو انتقام میں عجلت کر دے یہ بات بھی عرض کر دوں کہ جب خداوند عالم ستار العیوب ہے تو اس کے اخلاق سے انسان آراستہ ہو کر وہ بھی دوسرے کے عیوب کو چھپائے کیونکہ حدیث میں وارد ہوا ہے تخلقوا باخلاق اللہ (بحار الانوار ۔ج 58۔ص 129) اپنے کو اللہ کے اخلاق سے آراستہ کرو۔ امام نے گناہوں سے ڈرایا ہے کیونکہ گناہوں کے سبب موتیں طبعی موت سے زیادہ ہوتی چنانچہ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں موت الانسان بالذنوب اکثر من موتہ بالاجل (کشف الغمہ۔ج 2۔ص 350) انسان کی موت گناہوں کے سبب طبعی موت سے بہت زیادہ ہے۔ لہذا گناہوں سے پرہیز کریں تاکہ زندگی زیادہ ہو یہ بھی یاد رہے جو انسان اللہ کا تقرب چاہتا ہے تو اس کے تقرب کے لئے گناہوں کا ترک کرنا ضروری ولازمی ہے اسی لئے حدیث مبارک میں ذکر ہوا ہے اجتناب السیآت اولی من اکتساب الحسنات (غرر الحکم 1522) گناہوں سے پرہیز کرنا نیکیوں کے حاصل کرنے سے بہتر ہے لہذا امام علی علیہ السلام کی حدیث مبارک کی روشنی ہمیں گناہوں سے ڈرنا چاہیئے وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 31) | حضرت امام علی علیہ السلام | درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۱)

PART - 1 | (حصہ - اوّل)

وسئل علیه السلام عن الایمان فقال الایمان علی اربع دعائم علی الصبر۔ والیقین۔ والعدل۔ والجهاد۔ والصبر منها علی اربع شعب۔ علی الشوق۔ والشفق۔ والزهد والترقب فمن اشتاق الی الجنة سلا عن الشهوات۔ ومن اشفق من النار اجتنب المحرمات۔ ومن زهد فی الدنیا استهان بالمصیبات۔ ومن ارتقب الموت سارع الی الخیرات

ترجمہ : امام علی علیہ السلام سے ایمان سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ایمان کے چار ستون ہیں۔ صبر۔ یقین۔ عدل۔ جہاد۔ اور صبر کی چار شاخیں۔ اشتیاق۔ خوف۔ دنیا سے بے رغبتی اور انتظار۔ جو جنت کا مشتاق ہے وہ خواہشات کو ترک کریتاہے اور جو دوزخ سے خوف کرتا ہے وہ محرمات سے پرہیز کرتا ہے اور جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے اس کے لئے مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں اور جسے موت کا انتظار ہوتا ہے وہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتا ہے۔

تشریح : ایمان اور کفر دو متضاد چیزیں ہیں یہاں پر حضرت علی علیہ السلام نے پہلے ایمان کے ستون اور ارکان کو بیان فرمایا کہ ایمان کے چار ستون ہیں جیسے کہ ایک مکان کے لئے ستون ہوتے ہیں اگر کوئی ایک ستون ایمان کا کم ہو تو ایمان ناقص رہے گا اور وہ چار ستون نہایت اہم ہیں (1) صبر۔ حدیث میں صبر کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ اطاعت پر صبر۔ معصیت پر صبر اور مصیبت پر صبر (2) یقین مبدأ و معاد (ابتدائے خلقت اور قیامت وغیرہ پر)۔ (3) عدل۔ تمام کاموں میں۔ (4) جہاد۔ اللہ کی راہ میں. یہ چاروں چیزین ستون ایمان ہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک کے لئے چار چار شاخیں ہیں۔ صبر کی چار شاخیں ہیں۔ (1) اشتیاق۔ جو جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ ان حرام شہوتوں سے بچتا ہے جو جہنم کی طرف لے جاتی ہیں۔ (2) خوف۔ جو جہنم کا خوف رکھتے ہیں وہ محرمات سے پرہیز کرتے ہیں جو دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں (3) زہد۔ جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے اس کے لئے مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں ان کی مدت تو کم ہیں لیکن ان کا اجر و پاداش بہت ہے۔
(4) انتظار۔ جو موت کا انتظار کر رہا ہے وہ نیکیوں کی طرف بھاگتا ہے کہ کہیں موت کی آغوش میں نہ چلا جائے اور نیکیوں کا کام متوقف ہو جائے۔ یہ ساری چیزیں صبر و تحمل کے ذریعہ ہی ممکن ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 31) — درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۱)

حضرت امام علی علیہ السلام

PART - 2 — (حصہ - دوم)

والیقین منہا علی اربع شعب ۔ علی تبصرۃ الفطنۃ وتاول الحکمۃ وموعظۃ العبرۃ وسنۃ الاولین ۔ فمن تبصر فی الفطنۃ تبینت لہ الحکمۃ ومن تبینت لہ الحکمۃ عرف العبرۃ ومن عرف العبرۃ فکانما کان فی الاولین

ترجمہ : اور یقین کی بھی چار شاخیں ہیں۔ روشن بصیرت۔ حکمت کی حقیقت رسی۔ عبرت اندوزی۔ اور گزشتہ لوگوں کی سنت۔ پس جس کسی کے پاس روشن بصیرت ہوتی ہے اس کے لئے حکمت کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے اور جس کے لئے حکمت کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے وہ عبرت اور نصیحت سے آشنا ہو جاتا ہے اور جو عبرت سے آشنا ہو جاتا ہے گویا وہ ایسا ہے کہ جیسے گزشتہ لوگوں میں رہا ہو۔

تشریح : امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے ایمان کی چار جڑیں بیان فرمائی ہیں جن میں سے ایک یقین ہے ۔ یقین کی چار شاخیں ہیں ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مرتبط ہے اگر ان میں سے ایک نہ ہو تو یقین نہیں ہو سکتا بلکہ وہ وہم وگمان ہوگا۔ اگر امور میں روشن بصیرت ہوگی تو ہی حکمت کی حقیقت تک پہونچ سکتے ہیں اور حکمت کی حقیقت تک پہونچنے والا ہی عبرت اور بہترین نصیحت حاصل کر سکے گا اور جو عبرت اور وعظ و نصیحت تک پہونچے گا کہ جس کے ذریعہ انسان اللہ سے قریب اور شیطان سے دور ہوتا ہے تو گویا ایسا ہی شخص گزشتہ اقوام یعنی انبیاء و صالحین کے ساتھ رہا ہے کہ جو خطا و صواب کو پہچانتے تھے اور اپنی زندگی پاکیزہ اور طیب و طاہر بسر کرتے تھے پس ان مراحل کو طے کر کے ایک بندہ منزل یقین تک پہونچا ہے۔ **والعدل منہا علی اربع شعب علی غائص الفہم ۔ وغور العلم ۔ وزہرۃ الحکم ۔ ورساخۃ الحلم ۔ فمن فہم علم غور العلم ومن علم غور العلم صدر عن شرائع الحکم ومن حلم لم یفرط فی امرہ وعاش فی الناس حمیدا۔**

ترجمہ : اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں۔ انتہا کو پہونچنے والی سمجھ۔ علم کی گہرائی ۔ اور صحیح فیصلہ۔ اور حلم و بردباری میں استحکام۔ پس جو فہم کی نعمت سے سرفراز ہو گیا وہ علم کی گہرائی تک پہونچ گیا اور جو علم کی گہرائی تک پہونچ گیا وہ شریعت کے شفاف پانی سے سیراب ہو گیا اور جس نے حلم و بردباری اختیار کیا اس نے اپنے امر میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور اس نے لوگوں کے درمیان بہترین زندگی بسر کی۔

تشریح : عدل ایمان کی تیسری جڑ اور اصل ہے اور خود عدل کی چار شاخیں ہیں کہ جن کے بغیر عدل ممکن نہیں ہے۔ لہذا جو شخص عادلانہ فیصلہ کرے پہلے وہ موضوع کو خوب اچھی طرح سمجھے تاکہ ہر قسم کی خطا سے محفوظ رہے کیونکہ اس میں خطا حکم کے خطا کا سبب بنے گا پھر حکم سے متعلق علم حاصل کرے اور اسے موضوع پر خوب اچھی طرح منطبق کرے پھر آخری حکم لگائے (یعنی بغیر ابہام اور پیچیدگی کے۔ اور قضاوت کی راہ میں قاضی حلم و بردباری کرے تاکہ طرفتین کی باتوں سے غیظ و غضب میں آکر فیصلہ میں کوئی تبدیلی نہ کردے اسی مطلب کی طرف امیر المومنین علیہ السلام نے مالک اشتر نخعی کے عہد نامہ میں متوجہ کیا ہے۔ **ثم اختر لکم بین الناس افضل رعیتک فی نفسک ممن لا یضیق بہ الامور ولا تمکحہ الخصوم** پھر قضاوت اور فیصلے کے لئے اپنی رعیت میں بہترین شخص کا انتخاب کرو تاکہ مختلف امور اسے مشکل میں نہ ڈال دیں اور طرفین کے غیر مناسب بیان اسے غصہ نہ دلائیں۔ اور وہ (قاضی) اچھی زندگی بسر کرے یعنی لوگ اسے نیک اور اچھے صفات سے یاد کریں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

RAAH-E-NAJAAT FOUNDATION — راہِ نجات فاؤنڈیشن
www.facebook.com/Raah.e.najaat110 www.instagram.com/raah.e.najaat/ www.youtube.com/channel/UCJrmBCA3CQ0Uhrd ... 7c6w?sub_confirmation=1

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 31) — حضرت امام علی علیہ السلام — درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۱)

PART - 3 (حصہ – سوّم)

والجهادمنهاعلى اربع شعب ـ على الامر بالمعروف والنهى عن المنكر والصدق فى المواطن وشنآن الفاسقين ـ فمن امر بالمعروف شد ظهور المومنين ومن نهى عن المنكرا رغم انوف الكافرين ومن صدق فى المواطن قضى ماعليه ومن شنئ الفاسقين وغضب لله غضب الله له وارضاه يوم القيامة

ترجمہ : اور جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں ۔ امر بالمروف (نیکیوں کا حکم دینا) نہی المنکر (برائیوں سے روکنا) میدان جنگ میں دشمنوں کے مقابلہ میں پائیداری۔ فاسقوں سے دشمنی جس نے امر بالمعروف کیا اس نے مومنین کو مضبوط بنایااور جس نے نہی عن المنکر کیااس نے کافروں کی ناک کو زمین پر رگڑ دیا اور جس نے میدان جنگ میں پائیداری سے کام لیا اس نے اپنا وظیفہ ادا کر دیا اور جس نے فاسقوں سے دشمنی کی اوراللہ کے لئے عضب کیاتواللہ اس کے لئے غضب کرے گااور قیامت کے دن اسے خوش کردے گا۔

تشریح : جہاد ایمان کاچوتھاستون ہے اس کی بھی چارشاخیں ہیں ۔ جہاد کے معنی سعی کوشش۔ اورزحمت ومشقت کے ہیں لہذااس کادائرہ وسیع ہے صرف جنگ کوجہادنہیں کہتے بلکہ ہر وہ کام جس میں سعی وکوشش اور محنت ومشقت ہواسے بھی جہاد کہتے ہیں اوریہاں چاروں شاخوں پر جہاد کاعنوان صادق ہے جو شخص امر بالمعروف کرتاہے وہ مومنین کومضبوط کرتاہے کیونکہ اس کے ذریعہ ایمان قوی ہوتاہے لہذامومنین بھی قوی وطاقت ورہوتےہیں اورجونہی المنکر کرتاہے گویاوہ کافروں کی ناک کوزمین پر رگڑرہاہے کیونکہ خلاف شرع جوعلنی طور پر وہ انجام دے رہے ہیں ان سے انھیں روکاجارہاہے لہذا اس (نہی عن المنکر) کے ذریعہ انھیں ذلیل کیاجارہاہے جس کے سبب ان کی ناک زمین پر رگڑی جارہی ہے۔ اور جس نے میدان جہاد میں دشمن کاڈٹ کامقابلہ کیااور فرار نہیں کیااس نے اپنے وظیفہ پر عمل کیا اور جس نے فاسقوں سے ان کے انحراف اور ضلالت کی بناپر دشمنی کی اور اللہ کے لئے غضب کیاتواللہ بھی اُس کی وجہ سے غضبناک ہوگااور اُسے دشمنوں کے شرسے محفوظ رکھے گااور قیامت کے دن اسے خوش کردے گا۔

وآخردعواناان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 31) — درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۱)

حضرت امام علی علیہ السلام

PART - 4 — (حصہ - چہارم)

والکفر علی اربع دعائم۔ علی التعمق والتنازع والزیغ والشقاق فمن تعمق لم ینب الی الحق ومن کثر نزاعه بالجهل دام عماه عن الحق ومن زاغ ساءت عنده الحسنة وحسنت عنده سیئة وسکر سکرة الضلالة ومن شاق وعرت علیه طرقه واعضل علیه امره وضاق علیه مخرجه

ترجمہ : اور کفر کے بھی چار ستون ہیں۔ غیر معقول جستجو ۔ایک دوسرے سے نزاع کرنا۔ راہ حق سے انحراف۔ دشمنی و عناد۔ جو غیر معقول جستجو کرتا ہے وہ حق کی طرف نہیں پلٹتا۔ اور جو جہالت کی بنا پر زیادہ جھگڑا کرتا ہے وہ حق سے اندھا ہو جاتا ہے اور جو راہ حق سے منحرف ہو جاتا ہے اس کے نزدیک برائی اچھائی اور اچھائی برائی ہو جاتی ہے اور وہ گمراہی کے نشہ میں چور ہو جاتا ہے اور جو دشمنی و عناد کرتا ہے اس پر راستے دشوار ہو جاتے ہیں اور اس کا امر اس پر مشکل ہو جاتا ہے اور اس پر راہ نجات تنگ ہو جاتی ہے۔

تشریح: امیر المومنین علیہ السلام نے کفر کے بھی چار ستون بتائے ہیں۔ جیسے چھت بغیر ستون کے باقی نہیں رہ سکتے ایسے ہی کفر اپنے چار ستون کے بغیر باقی نہیں رہ سکتا ہے چنانچہ ان چار ستونوں میں کسی ایک کی وجہ سے انسان کافر ہوتا ہے وہ غیر معقول جستجو کرتا ہے عقائد میں لہذا اس کو ایک وسوسہ پیدا ہوتا ہے اور وہ عقلاء کے راستے پر نہ چل کر دلیل و برہان پیش نہیں کر پاتا لہذا وہ کفر اختیار کر لیتا ہے یا تو وہ حق کے سلسلہ میں جہالت کی بنا پر کثرت سے نزاع و جھگڑا کرتا ہے اور وہ حق سے اندھا ہو جاتا ہے جس کی بنا پر کفر کے راستے پر چل پڑتا ہے یا وہ خواہشات نفسانی کی پیروی کرتا ہے جس کی بنا پر اس کے پاس برائی اچھائی اور اچھائی برائی ہو جاتی ہے اور وہ گمراہی کے نشہ میں چور ہو جاتا ہے اور وہ کفر کے راستہ پر گامزن ہو جاتا ہے یا وہ حق سے دشمنی و عناد رکھتا ہے اور اس کا راستہ اس پر دشوار ہو جاتا ہے اور اس کا امر اس پر مشکل ہو جاتا ہے اور راہ نجات اس تنگ ہو جاتی ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

والشک علی اربع شعب۔ علی التمادی والهول والتردد والاستسلام فمن جعل المراء دیدناً لم یصبح لیله ومن هاله ما بین یدیه نکص علی عقبیه ومن تردد فی الریب وطئته سنابک الشیطان ومن استسلم لهلکة الدنیا والآخرة هلک فیهما۔

ترجمہ : اور شک کی چار شاخیں ہیں ۔ بیہودہ بحث۔ اور ڈر و خوف اور حیرانی و سرگردانی اور تسلیم و سپرد ہونا۔ جو بیہودہ بحث کرتا ہے اس کی رات کی صبح نہیں ہوتی اور جو سامنے کی چیزوں سے ڈرتا ہے وہ پچھلے پاؤں پلٹ جاتا ہے اور جو شک و شبہ میں حیراں و سرگرداں رہتا ہے شیطان اسے روند ڈالتا ہے اور جو دنیا و آخرت کی تباہی کے سامنے تسلیم ہوتا ہے وہ دنیا و آخرت میں ہلاک ہو جائے گا۔

تشریح: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے شک کی چار شاخیں بیان فرمائی ہیں (شک ایمان اور کفر کی درمیانی صورت کو کہتے ہیں جہاں نہ انسان ایمان پر یقین حاصل کرتا ہے اور نہ ہی وہ کفر کے راستے پر جاتا ہے) اور وہ چار شاخیں جنکی وجہ سے شک پیدا ہوتا ہے حسب ذیل ہیں (1) بیہودہ گفتگو کہ جس کے ذریعہ انسان شک کی تاریکی سے صبح یقین تک نہیں پہونچتا ہے (2) اسے حق کے بارے میں ڈر و خوف درپیش ہوتا ہے کہ جس کے سبب وہ پچھلے پاؤں پلٹ جاتا ہے لہذا وہ شک ہی میں رہ جاتا ہے (3) جو شک کا شکار ہوتا ہے شیطان اسے روند ڈالتا ہے لہذا وہ شک سے یقین تک نہیں آپاتا (4) جو دنیا و آخرت میں تباہی اور ہلاکت کے سامنے تسلیم ہو جاتا ہے اور نجات کی پرواہ نہیں کرتا وہ دنیا و آخرت میں ہلاک ہو جائے گا یعنی دونوں جگہ حالت شک میں رہے گا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قال علی علیہ السلام ۔ فاعل الخیر خیر منه وفاعل الشر شر منه

ترجمہ: نیک کام کرنے والانیک کام سے بہتر ہےاوربرے کام کرنے والا برے کام سے بدتر ہے۔

تشریح: امام علی علیہ السلام نے اس کلام مبارک میں نیک کام کرنے والے کونیک کام سے بہتر اوربرے کام کرنے والے کوبرائی سے بدتر جاناہے اسی طرح ایک اورحدیث مبارک میں نقل ہواہے کہ جس میں نیت مومن کو نیک عمل سے بہتر جاناگیاہےاورنیت کافرکواس کے عمل سے بدترجاناگیاہے نیۃالمومن خیر من عملہ ونیۃالکافر شرمن من عملہ (الفصول المھمۃج 1.ص658) مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اورکافر کی نیت اس کے عمل سے بدتر ہے ۔اب سوال یہ ہوتاہے کہ نیک کام کرنے والا نیک کام سے بہترکیسے ہے اوربراکام کرنے والابرے کام سے بدتر کیسے ہےتواس کاواضح جواب یہ ہے کہ نیک کام کرنے والاعلت ہے اورنیک کام معلول ہے اسی طرح برے کام کرنے والاعلت ہے اوربراکام معلول ہے اوریہ بات بدیھی اورروزروشن کی طرح واضح ہے کہ علت معلول سے قوی اور بہتر ہے لہذانیک کام کرنے والانیک کام سے بہترہے اوربرےکام کرنے والابرائی سے بدترہے۔یا یہ کہ نیک کام کرنے والے کے اندرایک مہارت وملکہ ہوتا ہے اوروہ نیک کاموں کا منبع وسرچشمہ ہوتاہے کہ جس سے نیک کام بآسانی انجام پاتے ہیں لہذانیک کام کرنےوالانیک کام سے بہترہےیایہ کہ نیک کام کی انجام دھی کے لئے بہت سے موانع ہوتے ہیں جیسے ہواوہوس۔لیکن نیک کام کرنے والاان سب سے مقابلہ کرکے کارخیر کرتاہے لہذاوہ نیک کام سے بہترہےاسی طرح برے کام کرنے والے کے لئے موانع ہوتے ہیں جیسے فطرت الٰہی۔اور اوامرونواہی لیکن ان سب کوپس پشت ڈالتے ہوئے وہ برے عمل کرتاہے لہذاوہ برائی سے بدترہےیایہ کہ اگر خیر اورشر زندہ اور قادر سے متعلق نہ ہوتو اس کاسودوزیاں کسی کونہیں پہونچے گالہذاخیرکاانجام دینے والاخیرسے بہتر ہے اورشرکاانجام دینے والاشرسے بدترہے۔بہرحال یہاں پرہم نے چند اسباب ذکرکئے کہ جن کی بناپرخیرکاانجام دینے والاخیر سے بہتر ہے اورشرکاانجام دینے والاشر سے بدتر ہے یہاں تک کہ بحث میں ان شاءاللہ مولاکے کلام کامفہوم ہرایک کے لئے واضح اورروشن ہوگیاہوگا۔

وآخردعواناان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrililibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 33) — علی — درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۳)

قال علی علیہ السلام۔ کن سمحا ولا تکن مبذرا وکن مقدرا ولا تکن مقترا۔

ترجمہ: سخاوت کرو لیکن فضول خرچی نہ کرو اور کفایت شعاری (میانہ روی) کرو مگر کنجوسی نہ کرو۔

تشریح: امام علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں چار مطلب کو بیان فرمایا ہے جن میں دو ممدوح ہیں اور دو مذموم۔ دو ممدوح چیزیں یہ ہیں. (1) سخاوت (2) کفایت شعاری (میانہ روی) اور دو مذموم چیزیں یہ ہیں۔ (1) فضول خرچی (2) کنجوسی۔ سخاوت اچھی چیز ہے اس کی مدح کی گئی ہے اور سخاوت کرنے والا جنتی ہے چنانچہ حدیث میں ذکر ہوا ہے کہ الجنة دار الاسخیاء جنت سخاوتمندوں کا گھر ہے (مستدرک الوسائل ج.7 ص 232) اور فضول خرچی مذموم ہے قرآن مجید میں فضول خرچی کرنے والے کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے. ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔ اور مال کو فضول خرچ نہ کرو بے شک فضولی خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں (سورہ اسراء۔ آیت 27) اور اپنے اہل وعیال کے خرچ میں میانہ روی اور کفایت شعاری سے کام لیں لیکن کنجوسی نہ کریں چنانچہ روایت میں ہے سئل عن النفقة علی العیال فقال بین المکروھین الاسراف والاقتار۔ امام کاظم علیہ السلام سے اہل وعیال کے نفقہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا دو ناپسند چیز۔ فضول خرچی اور کنجوسی کے درمیان نفقہ ہے (شرح نہج البلاغہ شوشتری) یعنی نہ فضول خرچی کرے اور نہ ہی کنجوسی کرے بلکہ میانہ روی کرے۔ چنانچہ قرآن حکیم نے اس مطلب کو صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما (سورہ فرقان ایت 67) اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے اس مطلب کو ایک روایت میں امام صادق علیہ السلام نے بہترین مثال کے ذریعہ پیش فرمایا ہے۔ فاخذ قبضة من حصی وقبضھا بید فقال ھذا الاقتار الذی ذکرہ اللہ فی کتابہ ثم قبض قبضة اخری فارخی کفہ ثم قال ھذا الاسراف ثم اخذ قبضة اخری فارخی بعضھا وامسک بعضھا وقال ھذا القوام۔ (کافی۔ ج۔4۔ ص54)

امام نے ایک مشت سنگریزے کو لیا اور اسے محکم بند کر لیا اور فرمایا یہ بخل اور کنجوسی ہے کہ جسے خدا نے قرآن میں ذکر کیا ہے پھر ایک مشت سنگریزے اور اٹھائے پھر اپنا ہاتھ ایسے کھول دیا کہ وہ سب گر گئے امام نے فرمایا یہ اسراف وفضول خرچی ہے پھر ایک مشت سنگریزے اور اٹھائے اس کے بعد ہاتھ کو ایسے کھولا کہ کچھ سنگریزے گر گئے اور کچھ ہاتھ میں رہ گئے تو آپ نے فرمایا یہ قوام اور میانہ روی ہے بہر حال امام نے اس حکمت مبارک میں چار اہم مطالب کی طرف متوجہ فرمایا ہے جنھیں ہمیں اپنی زندگی کا آئین اور اصول بنانا چاہیے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

RAAH-E-NAJAAT FOUNDATION — راہ نجات فاؤنڈیشن
www.facebook.com/Raah.e.najaat110 www.instagram.com/raah.e.najaat/ www.youtube.com/channel/UCJmBCA3CQO0hrdY6mI7c6w?sub_confirmation=1

Presented By: https://jafrililibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 34)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۴)

قال علی علیہ السلام ۔ اشرف الغنی ترک المنی

ترجمہ: بہتری تونگری اور دولتمندی یہ ہے کہ آرزؤں کو چھوڑدے۔

تشریح: امام علی علیہ السلام نے اس حکمت میں اس بات کی طرف متوجہ فرمایاہے کہ انسان آرزؤں کوترک کردے تووہ بہترین دولت مند ہوگا کیونکہ ایسی صورت میں وہ قناعت کرے گااور قناعت ایسامال ہے جوکبھی ختم ہونے والا نہیں ہے چنانچہ اسی نہج البلاغہ کے کلمات قصار میں امام کا یہ کلام مبارک موجودہے کہ القناعۃمال لاینفد۔ قناعت ایسامال ہے جو کبھی ختم ہونے والانہیں ہے لہذاوہ بہترین تونگر اوردولتمندہے کیونکہ اس کانفس مستغنی ہوگیا ہےاورجب وہ آزوں کوترک کردے گاتوگویا وہ دنیاسے بھی بے رغبت ہوجائے گااورایسی صورت میں وہ زاہد بھی کہلائے گا پس لمبی آرزوں کوترک کرنے سے انسان قناعت پسند ہوگا جس سے وہ بہترین دولتمند کہلائے گاکیونکہ اس کانفس مستغنی ہوگیاہے اور دنیاکی طرف دل نہ لگانے کی صورت میں زاہد بھی کہلائے گا۔

وآخردعواناان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 35) — حضرت امام علی علیہ السلام — درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۵)

قال علی علیہ السلام۔ من اسرع الی الناس بما یکرھون قالوا فیہ بما لا یعلمون۔

ترجمہ: جو شخص لوگوں کے لئے بہت جلدی ایسی باتیں کہتا ہے کہ جنھیں وہ پسند نہیں کرتے تو وہ بھی اس کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہیں جنہیں وہ نہیں جانتے۔

تشریح: اس حکمت مبارک میں امام نے اس بات کی جانب متوجہ فرمایا ہے لوگوں کے بارے میں بہت جلدی ایسی بات نہ کہو جسے سن کر وہ ناراض ہو جائیں جبکہ وہ چیز ان میں موجود ہے کیونکہ ایسی صورت میں ان کی قوت غضبیہ ان کی عقول پر غالب آجائیں گی اور وہ غصہ کی حالت میں تمہیں وہ کہہ دیں گے جنہیں وہ نہیں جانتے مثلا انھوں نے ایک بات تمہارے بارے میں سنی جو ممکن ہے کہ تم میں موجود نہ ہو لیکن وہ تم پر الزام تراشی کر دیں حالانکہ اس کے بارے میں انھیں علم نہیں ہے وہ اس بات کی حقیقت سے بے خبر ہیں فقط انھوں نے سننے ہی پر اکتفاء کیا ہے چنانچہ ایک حدیث مبارک میں اس بات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے کہ من رمی الناس بما فیھم رموہ بما لیس فیہ۔ (بحار الانوار۔ ج78۔ ص 160) جو شخص لوگوں کی طرف (تحقیر کرنے کی غرض سے) ایسی چیزوں کی نسبت دیتا ہے جو ان میں موجود ہیں تو وہ لوگ بھی تمہاری طرف ایسی چیز کی نسبت دیں گے جو تم میں نہیں ہے۔ لہذا اگر کسی کو نہی عن المنکر بھی کرنا ہے تو گوشہ تنہائی میں کرو تاکہ اسکی تحقیر نہ ہو اس بات کی طرف روایتوں میں ذکر ہوا ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 36) — درس نہج البلاغہ (حکمت ٣٦)

حضرت امام علی علیہ السلام

قال علی علیہ السلام۔ من اطال الامل اساء العمل۔

ترجمہ: جو طولانی آرزو کرتا ہے وہ برے کام انجام دیتا ہے

تشریح: جب انسان کی آرزو طولانی ہوگی تو یقیناً اس کے حصول کے لئے وہ ہر برا کام کر گزرے گا اور آخرت کو فراموش کر جائے گا کیونکہ آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے چنانچہ ایک حدیث مبارک میں امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ **انما اخاف علیکم اثنین۔ اتباع الھوی وطول الامل اما اتباع الھوی فانہ یصد عن الحق واما طول الامل فانہ ینسی الآخرۃ** (اصول کافی۔ ج2۔ باب اتباع الھوی۔ ح3) میں تمہارے بارے میں دو چیزوں سے خوف کرتا ہوں۔ خواہش نفسانی کی پیروی اور لمبی آرزو سے۔ کیونکہ خواہش نفس کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور لمبی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ لہذا لمبی آرزوؤں سے پرہیز کرو۔ یہ بات یاد رہے کہ ہر آرزو بری نہیں ہے چنانچہ ایک شخص بلند مقام پر پہونچنے کی آرزو رکھتا ہے تو وہ تحصیل علم میں خوب جد و جہد کرتا ہے یا ایک ماں آرزو رکھتی ہے کہ اس کا بیٹا جوان ہو اور وہ اس کے پاس رہے چنانچہ وہ اسکی تربیت میں ہر آن و ہر لحہ کوشاں رہتی ہے لہذا ایسی آرزو بری نہیں ہے کیونکہ یہ آرزو حد اعتدال میں ہے اور اسکی تمنا کرنا مذموم نہیں ہے بلکہ رحمت ہے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ **الامل رحمۃ لامتی ولولا الامل ما رضعت والدۃ ولدھا ولا غرس غارس شجرا** (بحار۔ ج74۔ ص175) میری امت کے لئے آرزو سبب رحمت ہے اگر آرزو و امید نہ ہوتی تو کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ نہ پلاتی اور نہ ہی کوئی باغباں پودے لگاتا۔ اگر یہی آرزو اپنے حد اعتدال سے نکل جائے تو وہ بری اور مذموم ہے اور آرزوؤں کی کوئی حد نہیں ہے چنانچہ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ **الامل لا غایۃ لہ** (غرر الحکم۔ 101) آرزو کی کوئی انتہا نہیں ہے لہذا وہ اسے پانے کے لئے ہر برا کام کر سکتا ہے جیسا کہ مولا نے اس حکمت میں بیان فرمایا ہے اسی طرح ایک اور حدیث مبارک میں امید کے نتیجہ کو بیان کیا گیا ہے ثمرۃ الامل فساد العمل امید کا ثمرہ عمل کو فاسد کر دیتا ہے۔ (غرر۔ ح4641) بہر حال لمبی آرزو سے بچو کیونکہ اس کے سبب انسان برے کام انجام دیتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے نیز ہر کسی کے سامنے ذلت و خواری کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے اور اگر لمبی آرزو نہ رکھ کر قناعت اختیار کرتا ہے تو برے عمل سے بچتا ہے اور آخرت کو فراموش بھی نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کے سامنے ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 37) — حضرت امام علی علیہ السلام — درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۷)

قال علی علیہ السلام۔ وقد لقیہ عند مسیرہ الی الشام دھاقین الانبار فترجلوا لہ واشتدوا بین یدیہ فقال ماھذا الذی صنعتموہ فقالوا خلق منا نعظم بہ امراءنا فقال واللہ ماینفع بھذا امراءکم وانکم لتشقون علی انفسکم فی دنیاکم وتشقون بہ فی آخرتکم وما اخسر المشقۃ وراءھا العقاب واربح الدعۃ معھا الامان من النار۔

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام شام کی جانب تشریف لے جارہے تھے تو شہر انبار کے کسانوں نے آپ کو دیکھا تو وہ آپ کو دیکھ کر پیادہ ہوگئے اور آپ کے سامنے دوڑنے لگے تو آپ نے فرمایا یہ تم کیا کررہے ہو؟ انھوں نے کہا یہ ہمارا طور وطریقہ ہے ہم ایسے ہی اپنے حکمرانوں کی تعظیم کرتے ہیں آپ نے فرمایا خدا کی قسم اس سے تمہارے حکمرانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا اور تم اس کے ذریعے دنیا میں اپنے کو زحمت میں ڈالتے ہو اور اس کے سبب اپنے کو آخرت میں مشقت میں ڈال رہے ہو اور وہ مشقت کتنی گھاٹے والی ہے کہ جس کے بعد عذاب اخروی ہو اور وہ راحت کتنی فائدہ مند ہے کہ جس کے بعد آتش جہنم سے امان اور نجات ہو۔

تشریح: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کوفہ سے شام کی جانب جنگ صفین کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو آپ کا گزر شہر انبار (عراق کا ایک شہر ہے) سے ہوا چنانچہ وہاں کے کسانوں اور زمینداروں نے آپ کو دیکھا تو وہ اپنے گھوڑے سے پیادہ ہوگئے اور آپ کے سامنے دوڑنے لگے انھوں نے ایسا اس لئے کیا کہ ان کے یہاں حکمرانوں کے احترام و تعظیم کا یہی طور وطریقہ تھا امام نے اس منظر کو دیکھ کر فرمایا کہ اس سے حکمرانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچتا اور تم اپنے کو دنیا میں زحمت میں ڈالتے ہو اور آخرت میں تکلیف اور مشقت میں پڑوگے کہ جس کے نتیجہ میں تمہیں عذاب ہوگا اس طرح کا تواضع کسی کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے لوگ ذلیل وخوار ہوتے ہیں اور حکمراں متکبر اور لوگوں میں ذلت وخواری کے سبب حکمراں کے ظلم وستم کے خلاف قیام کی صلاحیت ختم ہوجاتی ہے اور حکمراں تو چاہتے ہی ہیں کہ ان کا ایسے ہی استقبال ہو اور لوگ ذلیل وخوار رہیں لیکن اسلام نے ایسے احترام و تعظیم پر خط بطلان کھینچ دیا اور احترام و تعظیم کا خود طور وطریقہ بتادیا تاکہ جو انسان اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے اس کی اشرفیت سلب نہ ہو اگر اہل انبار امام کے مخالفین کا اسطرح احترام کرتے تو وہ خوشحال ہوتے لیکن امام نے خلاف دین واسلام دیکھ کر انھیں اس سے منع فرمایا امام کا اس قسم کی چیزوں سے روکنا ہمارے لئے ایک درس ہے کہ اگر کہیں کوئی رسم خلاف اسلام ہو تو اس سے فورا روکا جائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 38) — درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۸)

وقال علیہ السلام لابنہ یابنی احفظ عنی اربعاً و اربعا لایضرک ماعملت معھن ان اغنی الغنی العقل۔ و اکبر الفقر الحمق۔ واوحش الوحشة العجب۔ وا کرم الحسب حسن الخلق۔ یابنی ایاک ومصادقة الاحمق فانہ یرید ان ینفعک فیضرک۔ وایاک ومصادقة البخیل فانہ یقعد عنک احوج ماتکون الیہ۔ وایاک ومصادقة الفاجر فانہ یبیعک بالتافة وایاک ومصادقة الکذاب فانہ کالسراب یقرب علیک البعید ویبعد علیک القریب۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزند حسن مجتبی علیہ السلام سے فرمایااے میرے بیٹے مجھ سے چاراور پھر چار چیز کو یادرکھو اگران پر عمل کروگے توتمھیں کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔
(1) سب سے بڑی دولت عقل ہے۔ (2) اورسب سے بڑی غربت بیوقوفی ہے۔ (3) اورسب سے بڑی وحشت عجب وخودبینی ہے۔ (4) اورسب سے شریف حسب حسن خلق ہے۔ اے میرے بیٹے۔
بیوقوف کی دوستی سے پرہیز کروکیونکہ وہ تمھیں فائدہ پہونچاناچاہے گالیکن نقصان پہونچادے گا۔ اور بخیل وکنجوس کی دوستی سے پرہیز کروکیونکہ جب تمھیں کسی چیز کی ضرورت ہوگی تووہ اسے دینے دریغ وانکار کردے گا۔ اورفاسق وبدکردار کی دوستی سے پرہیز کروکیونکہ وہ تمھیں معمولی سی قیمت میں بیچ دے گا۔ اورجھوٹے کی دوستی سے پرہیز کروکیونکہ سراب کے مانند دورکی چیز کوتم سے نزدیک اور نزدیک چیز کوتم سے دورکردے گا۔

تشریح: امام علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں پہلے چار چیز اور پھر چار چیز کو یادرکھنے ذکر فرمایاہے یہ نہیں فرمایا اٹھ چیز کویاد رکھو اس کی علت یہ ہے کہ پہلے چار چیز جوبیان فرمائی ہیں وہ مثبت ہیں اور پھر جوچار چیز بیان فرمائی ہیں وہ منفی ہیں اسی لئے نہیں فرمایا کہ آٹھ چیز کویادرکھو۔ چار مثبت چیزوں میں امام نے سب سے پہلے فرمایا۔ (1) عقل سب سے بڑی دولت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عقل کے ذریعہ سعادت دنیاوآخرت کوحاصل کیاجاتاہے اگر عقل نہ ہوتو یہ ممکن نہیں ہے چنانچہ رسول خدانے فرمایا۔ قوام المرء عقلہ۔ انسان کے کام کی بنیاد اس کی عقل ہے۔ (2) اس کے بعد فرمایا سب سے بڑی غربت بیوقوفی ہے کیونکہ اس سے کمالات خصوصاکمالات۔ نفسانی حاصل نہیں کرسکتا۔ (3) پھر فرمایاعجب وخودبینی (یعنی اپنے کوبڑا سمجھنا اس کمال کی بناپر جواپنے اندر دیکھتاہے چاہے وہ کمال اس میں ہوں یانہ ہوں یہ ایسااخلاقی مرض ہے جس سے لوگ دوربھاگتے ہیں اوروہ تنہا رہ جاتاہے کیونکہ ایسی صفت کے ہوتے ہوئے اس کاکوئی دوست نہیں بنتا نتیجہ میں وہ وحشت کرنے لگتاہے جبکہ اس کے مقابلہ میں تواضع ایک ایسی نیک صفت ہے کہ جس کی بناپر لوگ شخص متواضع سے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ (4) اس کے بعد فرمایا بہترین حسب ونسب حسن خلق (اچھااخلاق) ہے یعنی انسان اپنے آباءواجداد کے بہترن اخلاق سے مزین ہو۔ چار چیزیں جومنفی ہیں جن سے پرہیز کرناہے۔ (1) بیوقوف کی دوستی سے پرہیز کرے کہ وہ تمھیں فائدہ پہونچاناچاہے گالیکن نقصان پہونچادے گاکیونکہ اس کی نظرمیں فائدہ ونقصان دونوں برابر ہوتے ہیں۔ (2) کنجوس کی دوستی سے پرہیز کرے کیونکہ جوکچھ اللہ نے اسے دیاہے اس سے وہ تمہاری ضرورت پوری نہیں کرے گا اورجب وہ خود ضرورت مند ہوگاتو وہ تمہاری کمک ومدد کامنتظر رہیگا ایسے شخص کواپنے مشورہ میں شریک نہ کرے کیونکہ وہ تمھیں دوسروں کی مدد کرنے سے روک دیگا۔ (3) فاسق اوربدکردار کی دوستی سے پرہیز کرے کیونکہ وہ تمھیں معمولی سی قیمت میں بیچ دے گا ایسے افراد ہواوہوس کے اسیر ہوتے ہیں جنکی نہ کوئی شخصیت ہوتی ہے اورنہ ہی وہ دیندار ہوتے ہیں کہ تمہاری رعایت کریں گے۔ (4) جھوٹے کی دوستی سے پرہیز کرے کیونکہ وہ سراب کے مانند ہے وہ(جھوٹا) حقیقت کوچھپاتاہے اورخلاف حقیقت زبان سے بیان کرتاہے لہذامشکل کوآسان اورآسان کومشکل کرکے پیش کرتاہے جیسے سراب یعنی ریتیلی زمیں جوکہ دورسے پانی دکھائی دیتی ہے لیکن نزدیک جانے پر معلوم ہوتاکہ یہ دورکونزدیک (پانی)اورنزدیک (ریت)کودوردکھاتی ہے۔

وآخردعواناان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrililibrary.com

بسم الله الرحمن الرحيم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 39) | حضرت امام علی علیہ السلام | درس نہج البلاغہ (حکمت ۳۹)

قال علی علیہ السلام۔ لا قربۃ بالنوافل اذا اضرت بالفرائض۔

ترجمہ: مستحباب کے ذریعے اللہ کی قربت نہیں مل سکتی جبکہ وہ واجبات کو نقصان پہونچا رہے ہوں۔

تشریح: امام علی علیہ السلام نے اس حکمت میں اس بات کی جانب متوجہ فرمایاہے کہ اگر مستحبات واجبات کو ضرر پہونچائیں تو اللہ کی قربت نہیں مل سکتی کیونکہ واجب کے ترک میں اللہ کی نافرمانی ہے جو کہ باعث عذاب ہے لہذاوہ اللہ کی رحمت سے دور ہوگیاپس کیسے ممکن ہے کہ مستحب سے قربت حاصل ہوجائے میں یہاں پرایک مثال دےدوں تاکہ بات واضح ہوجائے آیک شخص شب میں بیدار ہوکر قرآن کریم کی تلاوت اور نماز مستحب کوبجالاتاہے لیکن اسے نیند آجاتی ہے جس سے نماز صبح قضاہوجاتی ہے یہاں پر مستحبات واجب کے لئے سدراہ ہوگئے لہذا مستحبات سے قربت پروردگار حاصل نہیں ہوسکتی ۔ بعض شارحین (کاشانی) نے لکھاہے کہ اگر مستحبات واجبات کوضرر پہونچائیں تو یہاں پر کمال تقرب حاصل نہیں ہو گا یعنی یہاں پر کمال تقرب کی نفی کی گئی ہے نہ کہ ذات مستحب کی۔لہذا بعض نے یہ صاف طور پر لکھاہے کہ اسے ثواب بھی ملے گاالبتہ ثواب میں کمی ہوجائے گی۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrililibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 40) — درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۰)

حضرت امام علی علیہ السلام

قال علی علیہ السلام ۔لسان العاقل وراء قلبه وقلب الاحمق وراء لسانه
قال الرضی ۔وهذا من المعانی العجيبة الشريفة والمراد ان العاقل لايطلق لسانه الابعد مشاورة الروية ومؤامرة الفكرة والاحمق تسبق حذفات لسانه وفلتات كلامه مراجعة فكره ومماخضة رايه فكان لسان العاقل تابع لقلبه وكان قلب الاحمق تابع للسانه.

ترجمہ: عقلمند کی زبان اس کے قلب کے پیچھے ہے اور بیوقوف کا قلب اس کی زبان کے پیچھے ہے۔ سید رضی نے کہا یہ فقرہ عجیب وشریف معانی میں سے ہے مراد یہ ہے کہ عقلمند اس وقت زبان کھولتا ہے کہ جب وہ اپنے دل سے مشورہ اور خوب غوروفکر سے نتیجہ حاصل کرلیتاہے لیکن بےوقوف جوکچھ منہ میں آتاہے کہہ دیتاہے بغیر غوروفکر اور تامل کئے ہوئے اس طرح گویا عقلمند کی زبان اس کے دل کے تابع ہے اور بے وقوف کا دل اس کی زبان کے تابع ہے۔

تشریح: اس کلام مبارک میں امام علی علیہ السلام نے عقلمند اور بیوقوف کا فرق بیان فرمایاہے اوراس حکمت کی بہترین تشریح علامہ سید رضی نے پیش فرمادی ہے لہذا چنداں شرح کی ضرورت نہیں ہے میں یہاں پر صرف ایک حدیث مبارک کے سہارے تھوڑاسااوروضاحت کردیتا ہوں ۔امام عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ۔ قلب الاحمق فی فمه وفم الحكيم فی قلبه. بے وقوف کا دل اس کے منہ میں ہے اور حکیم ودانا کی زبان اس کے دل میں ہے (غررالحکم۔ح18176) یعنی بےوقوف پہلے بولتاہے پھر سونچتاہے لیکن عقلمند پہلے سونچتاہے پھر بولتاہے لہذاضروری ہے کہ پہلے خوب غوروفکر کریں اس کے بعد گفتگو کریں تاکہ عقلمند کہلائیں ایسانہ ہوکہ بغیر سونچے سمجھے گفتگوکریں کہ لوگ بےوقوف سمجھیں۔

وآخردعواناان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla
حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 41) — حضرت امام علی علیہ السلام — درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۱)

وقد روی عنه علیه السلام هذا المعنی بلفظ آخر وهو قوله۔ قلب الاحمق فی فیه ولسان العاقل فی قلبه۔ ومعناهما واحد۔

ترجمہ: اور یہ معنی دوسرے لفظ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بیوقوف کا دل اس کے منہ میں ہے اور عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہے دونوں (جملوں) کا معنی ایک ہے۔

تشریح: حکمت نمبر 40 اور 41 کا معنی ایک ہے فقط الفاظ مختلف ہیں۔
وہاں (حکمت 40) پر امام نے فرمایا عقلمند کی زبان قلب کے پیچھے ہے اور یہاں (حکمت 41) پر فرمایا عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے دونوں کا معنی یہ ہے پہلے وہ غوروفکر کرتا ہے پھر کلام کرتا ہے اور بیوقوف کے لئے وہاں (حکمت 40) فرمایا کہ اس کا دل زبان کے پیچھے ہوتا ہے اور یہاں (حکمت 41) فرمایا بیوقوف کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے دونوں کا معنی یہ ہے کہ وہ بغیر غور وفکر کے جو منہ میں آتا ہے بول دیتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث مبارک اسی مفہوم میں موجود ہے فقط عقلمند کی جگہ مومن اور بیوقوف کی جگہ منافق استعمال فرمایا ہے گویا مومن عقلمند ہے اور منافق بیوقوف ہے یہ روایت محجة البیضاء (مولف ملا فیض کاشانی) میں موجود ہے۔ ان لسان المومن وراء قلبه فاذا اراد ان یتکلم بشی تدبره بقلبه ثم امضاه بلسانه وان لسان المنافق امام قلبه فاذاهم بشی امضاه بلسانه ولم یتدبره بقلبه۔ بیشک مومن کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہے جب وہ کسی چیز کے بارے میں بولتا ہے تو پہلے اپنے دل میں غووفکر کرلیتا ہے پھر اسے زبان پر جاری کرتا ہے اور منافق کی زبان اس کے دل سے پہلے ہے جب وہ کسی چیز کے بارے میں بولنا چاہتا ہے تو بغیر غوروفکر کے زبان پر جاری کر دیتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla
حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 42) — حضرت امام علی علیہ السلام — درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۲)

وقال علیه السلام لبعض اصحابه فی علة اعتلها جعل الله ماکان من شکواک حطاً لسیئاتک فان المرض لااجر فیه ولکنه یحط السیئات ویحتها حت الاوراق انما الاجر فی القول باللسان والعمل بالایدی والاقدام وان الله سبحانه یدخل بصدق النیة والسریرة الصالحة من یشاء من عباده الجنة۔ قال الرضی واقول صدق علیه السلام ان المرض لااجر فیه لانه من قبیل مایستحق علیه العوض لان العوض یستحق علی ماکان فی مقابلة فعل الله تعالی بالعبد من الآلام والامراض ومایجری مجری ذالک والاجر والثواب یستحقان علی ماکان فی مقابلة فعل العبد فبینهمافرق قد بینه علیه السلام کمایقتضیه علمه الثاقب ورایه الصائب۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے اسکی بیماری کے وقت فرمایا۔اللہ نے تمہاری بیماری کو تمہارے گناہوں کو دور کرنے کا ذریعہ قرار دیاہے کیونکہ بیماری میں کوئی اجر نہیں ہے لیکن گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اورایسے جھاڑ دیتی ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں اجروثواب توزبان سے کچھ کہنے اورہاتھ پاوں سے کچھ کرنے سے حاصل ہوتاہے اوراللہ سچی نیت اورباطنی پاکیزگی کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتاہے جنت میں داخل کر دیتاہے۔سید رضی نے فرمایا۔حضرت علی علیہ السلام نے سچ فرمایاہے کہ بیماری میں کوئی اجروثواب نہیں ہے کیونکہ بیماری ان چیزوں میں سے ہے جن پر عوض دیاجاتاہے کیونکہ عوض کا مستحق اس امر پر ہوتاہے کہ جواللہ کی طرف سے بندے پر ہوجیسے درداوربیماری وغیرہ اوراجروثواب بندے کے فعل پر ہوتاہے یہاں پر حضرت علی علیہ السلام نے دونوں (عوض واجر) کے فرق کوبیان فرمایاہے اپنے روشن علم اورفکرصائب کے ذریعے۔

تشریح: علامہ سید رضی نے کلام امام کی بہترین تشریح فرمائی ہے کہ جس کے بعد اب کلام کی مزید گنجائش نہیں رہ جاتی۔امام نے اس کلام میں دوچیزوں(عوض۔اجروثواب) کے فرق کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ واضح فرمایاہے۔ 1.انسان جب بیمارہوتاہے تویہ بیماری خداکی طرف سے آتی ہے لہذاخداوندعالم اسے عوض دیتاہے یعنی اس کے گناہ معاف کردیتاہے لیکن اجروثواب نہیں دیتاکیونکہ بندہ نے کوئی کام انجام نہیں دیاہے۔ 2.بندہ جب زبان اوراعضاء وجوارح سے کام کرتاہے جیسے نمازپڑھنا روزہ رکھنا۔ توپروردگاربندے کواجروثواب دیتاہے کیونکہ یہاں پر بندہ عمل انجام دے رہاہے پروردگار بیماری سے گناہ کواسلئے معاف کرتاہے تاکہ وہ میدان قیامت میں صاف وشفاف محشورکیاجائے۔

وآخردعواناان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 43) | حضرت امام علی علیہ السلام | درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۳)

وقال علیہ السلام فی ذکر خباب بن الارت یرحم اللہ خباب بن الارت فلقد اسلم راغبا وھاجر طائعا وقنع بالکفاف ورضی عن اللہ وعاش مجاھدا۔

ترجمہ: امام علی علیہ السلام نے خباب ابن ارت کے بارے فرمایا۔ پروردگار خباب ابن ارت پر رحمت نازل فرمائے وہ رغبت کے ساتھ اسلام لائے اور فرمانبرداری کی بناپر ہجرت کیا اور قناعت کے ساتھ زندگی گزاری اور اللہ سے راضی رہے اور مجاہدانہ زندگی بسر کی۔

تشریح: امیرالمومنین نے اس حکمت میں خباب ابن ارت کے پانچ صفات ذکر کئے ہیں ۔ رغبت سے اسلام لائے۔ اطاعت خدا اور سول میں ہجرت کی۔ قناعت کے ساتھ زندگی بسر کی۔ اللہ سے راضی رہے۔ اسلام کی راہ میں جہاد کیا۔ خباب ابن ارت کو زمانہ جاہلیت میں اسیر کر کے مکہ میں بیچ دیا گیا پھر آزاد ہوئے اور آپ اس وقت ایک لوہار تھے اور تلوار بناتے آپ چھٹے وہ شخص ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا مشرکین مکہ نے آپ کو بہت اذیتیں دیں لیکن اسلام سے دستبردار نہ ہوئے آپ رسول خدا کے اصحاب میں سے تھے اور جنگ بدر اور اس کی بعد کی جنگوں میں شرکت کیا پھر مولا علی علیہ السلام کے زمانے میں جنگ صفین و نہروان میں ان ساتھ رہے چنانچہ 73 سال کی عمر میں کوفہ وفات پائی اور سب سے پہلے وہ انسان ہیں جنہیں حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ کے باہر دفن کیا اس سے پہلے لوگ اپنی اموات کو اپنے گھروں میں یا گھر کے اطراف دفن کرتے تھے خباب ابن ارت کے بیٹے عبداللہ ابن خباب تھے جو کہ امیرالمومنین علیہ السلام کے مخلص شیعہ تھے۔ خوارج نے انھیں اور انکی بیوی کو نہایت ہی بے دردی سے قتل کر دیا تھا اور انکی بیوی جو کہ حاملہ تھی ان کا پیٹ چاک کر دیا تھا۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

RAAH-E-NAJAAT FOUNDATION | راہِ نجات فاؤنڈیشن
www.facebook.com/Raah.e.najaat110 www.instagram.com/raah.e.najaat/ www.youtube.com/channel/UCJrmBCA3CQO0hrdY6mJ7c6w?sub_confirmation=1

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 44)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۴)

قال علی علیہ السلام۔ طوبیٰ لمن ذکر المعاد وعمل للحساب وقنع بالکفاف ورضی عن اللہ۔

ترجمہ: خوش نصیب اس کے جس نے قیامت کو یاد رکھا اور حساب وکتاب کے لئے عمل کیا اور جو روزی اسے دی گئی اس پر قناعت کیا اور اللہ سے راضی رہا۔

تشریح: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں چار مطلب کی جانب اشارہ فرمایا ہے۔ جو ایک انسان کے لئے سعادت اور خوشبختی کا سبب ہیں۔ 1. آخرت کو یاد رکھنا۔ 2. حساب وکتاب کے لئے عمل کرنا۔ 3. جو روزی دی گئی ہے اس پر قناعت کرنا۔ 4. اللہ سے راضی رہنا۔ آخرت کو یاد رکھنے اور حساب وکتاب کے تصور سے انسان دنیا میں نیکیوں کو انجام دیتا ہے اور برائیوں سے پرہیز کرتا ہے اور جب انسان اللہ کی طرف سے دی گئی روزی پر قناعت کرتا ہے تو اسے دنیا کی کوئی چیز یاد خدا سے غافل نہیں کر سکتی اور نہ ہی وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے گا کہ جس سے اس کی آبرو پر کوئی حرف آئے اور اللہ سے راضی رہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس نے فرض کر دیا ہے اس پر راضی رہنا چاہے انسان کی خواہش مطابق ہو یا نہ ہو بہر حال یہ چار چیز انسان کے خوش نصیب اور سعادت مند ہونے کا سبب ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

RAAH-E-NAJAAT FOUNDATION
راہِ نجات فاؤنڈیشن
www.facebook.com/Raah.e.najaat110
www.instagram.com/raah.e.najaat/
www.youtube.com/channel/UCJrmBCA3CQO0hrdY6mJ7c6w?sub_confirmation=1

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 45)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۵)

قال علی علیہ السلام۔ لو ضربت خیشوم المومن بسیفی هذا علی ان یبغضنی ماا غضبنی و لو صببت الدنیا بجماتها علی المنافق علی ان یحبنی ماا حبنی و ذالک انه قضی فانقضی علی لسان النبی الامی صلی الله علیه و آله انه قال یا علی لا یبغضک مومن و لا یحبک منافق۔

ترجمہ: اگر میں یہ تلوار مومن کے ناک پر ماروں کہ وہ مجھ سے دشمنی کرے تو وہ مجھ سے دشمنی نہیں کرے گا اور اگر منافق کو دنیا کی ساری دولت دے دوں کہ وہ مجھ سے محبت کرے تو وہ مجھ سے محبت نہیں کرے گا کیونکہ یہ وہ فیصلہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبان سے ہو چکا ہے کہ آپ نے فرمایا اے علی مومن تم سے دشمنی نہیں کرے گا اور منافق تم سے محبت نہیں کرے گا۔

تشریح: حضرت علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں دو اہم مطلب کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ اگر مومن کی ناک پر تلوار چلاؤں تو وہ مجھ سے دشمنی نہیں کر سکتا کیونکہ ایمان کے ذریعہ خالص محبت وجود میں آتی ہے اور محبت و دشمنی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی لہذا مومن اپنے مولا سے دشمنی کر ہی نہیں سکتا اور نفاق ایمان کے مخالف ہے لہذا ایمان کا لازمہ جو کہ محبت ہے اسکے بھی مخالف ہے پس نفاق اور محبت ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے یہی وجہ ہے کہ منافق کو چاہے ساری دنیا کی دولت دے دی جائے تو وہ مولا علی علیہ السلام سے محبت کر ہی نہیں سکتا اسی لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کن بات فرمادی کہ اے علی تم سے مومن دشمنی نہیں کریگا اور منافق (جو اسلام کا اظہار تو کرے لیکن دل میں کفر ہو) محبت نہیں کریگا آنحضرت کی یہ حدیث مبارک تواتر کی حد تک پہونچی ہے جو کہ مفید قطع و یقین ہے یہ بات بھی یاد رہے چونکہ منافق حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں لہذا وہ آپ کی دشمنی کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے چنانچہ ابو سعید خدری کہتے ہیں۔ کنا نعرف المنافقین نحن معاشر الانصار ببغض علی بن ابی طالب۔ ہم گروہ انصار۔ منافقین کو حضرت علی علیہ السلام کے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 46)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۶)

قال علی علیہ السلام ـ سیئۃ تسوءک خیر عند اللہ من حسنۃ تعجبک۔

ترجمہ: وہ گناہ جو تمہیں پشیمان کردے اللہ کے نزدیک اس نیکی سے بہتر ہے جو تمہیں غرور میں مبتلا کردے۔

تشریح: حضرت علی علیہ السلام نے ایسے مطلب کی طرف متوجہ فرمایاہے جوکہ ایک انسان کواللہ کی طرف سیر وسلوک میں معاون ومدد ہے اوروہ یہ ہے کہ انسان سے جب گناہ سرزد ہوتاہے جیسے جھوٹ بولنا۔غیبت کرناوغیرہ اوروہ اسکے بعد پشیمان ہوجاتاہے اورتوبہ کرلیتا ہے تووہ گناہ محوکردیاجاتاہے اوراسے اس توبہ پرثواب بھی مل جاتاہے جیساکہ حدیث مبارک میں ذکرہواہے کہ۔ من رای انہ مسیء فھو محسن۔ جواپنے کوگنہگار سمجھےوہ نیکوکار ہے (شرح نہج البلاغہ ۔ابن ابی الحدید معتزلی ۔ج 20۔ص 317)اوروہ نیکی جوانسان کومغرور کردیتی ہے جیسے نماز روزہ وغیرہ تووہ نابودہوجاتی ہے اوراس پرکوئی ثواب نہیں ملتا توظاہرسی بات ہے کہ یہاں پربراعمل کہ جس پرندامت ہوئی اورتوبہ کرلیا وہ اس اچھے عمل سے بہتر ہے کہ جس پر غرور پیداہواہے چنانچہ اس سلسلے میں روایات میں شواہد بھی موجود ہیں میں ایک روایت کی جانب متوجہ کرتاہوں تاکہ ہرایک کے لئے مسئلہ شفاف ہوجائے۔دولوگ مسجد میں داخل ہوئے ایک عابدتھااورایک فاسق وگنہگار لیکن جب دونوں مسجد سے باہرآئے توفاسق صدیقین اورنیک لوگوں میں شامل ہوگیا اورعابد فاسقوں میں سے ہوگیا کیونکہ عابد جب مسجد میں داخل ہواتواسے اپنی عبادت پرفخرتھااورفاسق جب داخل ہواتووہ اپنے گناہوں پرنادم تھااور مسلسل استغفار کررہاتھا (کافی ۔ج2۔ص314)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

RAAH-E-NAJAAT FOUNDATION
راہِ نجات فاؤنڈیشن
www.facebook.com/Raah.e.najaat110
www.instagram.com/raah.e.najaat/
www.youtube.com/channel/UCJrmBCA3CQOOhrdY6mJ7c6w?sub_confirmation=1

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 47)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۷)

قال علی علیہ السلام۔ قدر الرجل علی قدر همته وصدقه علی قدر مروءته وشجاعته علی قدر انفته وعفته علی قدر غیرته.

ترجمہ: انسان کی قدروقیمت اس کی ہمت کے برابر ہے اور اسکی صداقت اسکی مروت وجوانمردی کے برابر ہے اور اسکی شجاعت وبہادری اسکی حمیت و خودداری کے برابر ہے اور اسکی عفت وپاکدامنی اسکی غیرت کے برابر ہے۔

تشریح: امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں چار چیزوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو کہ چار چیزوں کے لئے اساس وبنیاد ہیں۔ 1. **ہمت :** کوانسان کی قدروقیمت کے لئے بنیاد قرار دیا لہذا جسکی ہمت جتنی بلند ہوگی اس کی قدروقیمت اتنی ہی زیادہ ہوگی چنانچہ ایک اور حدیث مبارک میں امام فرماتے ہیں۔ **من شرفت همته عظمت قیمته۔** جس کی ہمت بلند ہوگی اس کی قیمت بھی زیادہ ہوگی (غررالحکم ۔ص448) اور اگر ہمت کم ہوگی تو اس کی قدروقیمت بھی کم ہوجائے گی اسی طرح اگر کسی میں ہمت ہی نہیں ہوگی تووہ خوار وذلیل ہوگا۔ 2. **مروت :** وجوانمردی و شخصیت کو سچائی کے لئے بنیاد قرار دیا چونکہ اس کے ذریعے انسان نیک کام کوانجام دیتا ہے اور برائیوں سے دوری اختیار کرتا ہے کہ جسکا لازمہ سچائی وصداقت ہے اور اگر کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تووہ مروت اور جوانمردی نہیں رکھتا۔ 3. **حمیت :** وخودداری (یعنی برے کام کو ننگ وعار وباعث شرم جاننا) اس کی شجاعت وبہادری کے لئے بنیاد ہے لہذا برے کاموں سے جتنی شرمندگی محسوس کرے گا اتناہی وہ شجاع وبہادر ہوگا اور اگر برے کاموں کو شرمندگی کا سبب نہیں سمجھے گا توشجاع وبہادر نہیں کہلائے گا۔ 4. **غیرت :** عفت وپاکدامنی کے لئے بنیاد ہے۔ غیرت یعنی اپنی ناموس کو دوسروں سے بچانا نتیجہ میں ایسا شخص دوسروں کی ناموس سے بھی اپنے کو بچائے گا تووہ پاکدامن کہلائے گا اور جو غیرت نہیں رکھے گا وہ پاکدامن بھی نہیں ہوگا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 48)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۸)

قال علی علیه السلام۔ الظفر بالحزم والحزم باجالة الرای والرای بتحصین الاسرار۔

ترجمہ: کامیابی دور اندیشی سے ملتی ہےاوردوراندیشی غوروفکرسے ملتی ہے اور غورو فکر راز کی حفاظت سے متعلق ہے۔

تشریح: امام علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں کامیابی کے تین اسباب بیان فرمائے ہیں ۔ایک نزدیکی سبب ہے۔ اوروہ ہے دوراندیشی اور ہوشیاری اگر دوراندیشی ہےتوکامیابی ملے گی ورنہ شکست سے دوچار ہوناپڑے گا چنانہ حدیث مبارک میں ذکرہواہے۔من اخذ بالحزم استظھر ومن اضاع الحزم تھور۔ (غررالحکم۔ص457)جودوراندیش ہوتاہے وہ کامیاب ہوتاہے اور جودوراندیشی نہیں کرتاوہ ہلاک ہوجاتاہے۔اور ایک درمیانی سبب ہے ۔اوروہ ہے غوروفکر کرنا اورایک آخری سبب ہے۔ اوروہ ہے راز کی حفاظت کرنا مثال کے طور پر اگرجنگ کی کامیابی کے لئے کوئی نقشہ تیار کیا گیاہےتواسکی بعنوان ایک راز حفاظت کرنا چنانچہ اگر راز فاش ہوگیاتو تم نے غوروفکر وتدبر کی حفاظت نہیں کیا اورجب غوروفکر کی حفاظت نہیں کیاتوتم دور اندیشی سے خارج ہوگئے اورجب دور اندیشی سے خارج ہوگئے تواپنے مقصودتک نہیں پہونچ سکے یعنی کامیاب نہیں ہوسکے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

RAAH-E-NAJAAT FOUNDATION
راہِ نجات فاؤنڈیشن
www.facebook.com/Raah.e.najaat110
www.instagram.com/raah.e.najaat/
www.youtube.com/channel/UCJrmBCA3CQOOhrdY6mJ7c6w?sub_confirmation=1

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 49)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۴۹)

قال علی علیہ السلام۔ احذروا صولۃ الکریم اذا جاع واللئیم اذا شبع

ترجمہ: شریف انسان جب بھوکا ہو اور کمینے کا جب پیٹ بھرا ہو تو اسکے حملہ سے ڈرو۔

تشریح: امام علی علیہ السلام نے اس حکمت مبارک میں دو شخص کے حملہ سے بچنے کی نصیحت فرمائی ہے اور وہ یہ ہیں ۔ (1) شریف انسان (2) کمینہ اور پست انسان ۔ فرمایا شریف انسان کے حملہ سے بچو جب وہ بھوکا ہو۔ یہاں پر بھوکے ہونے سے حقیقی معنی مراد نہیں ہے بلکہ کنایہ ہے اس بات سے کہ جب وہ شدید محتاج ہو جائے اپنی زندگی گزارنے کے لئے ۔ تو ایسی صورت میں اس کی جوانمردی جوش میں آتی ہے اور وہ اپنا حق لینے کے لئے سرکش اور طاقتوروں پر حملہ کر دیتا ہے اور لئیم و کمینے انسان کے حملہ سے بچو جب وہ شکم سیر ہو جائے یہاں پر شکم سیر سے حقیقی معنی مراد نہیں ہے بلکہ کنایہ ہے اس بات سے کہ جب وہ بے نیاز اور مالدار ہو جائے کیونکہ ایسی صورت میں وہ سرکش ہو جاتا ہے اور بے گناہ افراد پر درندے کے مانند حملہ کرنے لگتا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

TEACHING OF NAHJUL BALAGHA (WISDOM 50)

حضرت امام علی علیہ السلام

درس نہج البلاغہ (حکمت ۵۰)

قال علی علیہ السلام۔ قلوب الرجال وحشیة فمن تألفها اقبلت علیه۔

ترجمہ: لوگوں کے دل وحشی ہیں جو انھیں مانوس کرلے گا اسکی طرف جھک جائیں گے۔

تشریح: لوگوں کے قلوب وحشی جانور کی طرح ہیں وہ دوسروں سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ انکی فطرت ہی ایسی ہے ۔ان سے انس ومحبت اکتسابی ہے لہذا جو ان سے نیکی احسان اوردوستی کرتاہے اس سے وہ مانوس ہوجاتے ہیں اوراس کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اس کو واضح کرنے کے لئے میں ایک مثال عرض کردوں کہ ایک انسان کسی شہر میں جاتاہے اوروہاں سکونت اختیار کرتاہے تو لوگ اس سے آشنا نہیں ہوتے اس سے دوری بنائے رہتے ہیں لیکن جب وہ سلام کرتاہے اورانھیں ہدیہ پیش کرتاہے تو قلوب اس کی طرف جھکنے لگتے ہیں اور جو انھیں مانوس نہیں کرپاتے اس کے لئے وہ وحشی ہی رہتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

HUJJATUL ISLAM
MAULANA MEHDI HASAN BEHASHTI
Sahab Qibla

حجۃ الاسلام
مولانا مہدی حسن بہشتی
صاحب قبلہ

RAAH-E-NAJAAT FOUNDATION

راہِ نجات فاؤنڈیشن

www.facebook.com/Raah.e.najaat110 www.instagram.com/raah.e.najaat/ www.youtube.com/channel/UCJrmBCA3CQOOhrdY6mJ7c6w?sub_confirmation=1

Presented By: https://jafrilibrary.com